نظرات

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے ہمراہ کئی اعلیٰ فوجی عہدیدار ۱۷ اگست کو بہاولپور کے قریب ایک فضائی حادثہ کا شکار ہو کر جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہوائی اڈے سے اڑنے کے بعد ہی طیارہ میں زبردست دھماکہ ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے طیارہ آناً فاناً ٹوٹ کر بکھر گیا۔ طیارہ کے تمام مسافر، امریکی سفیر مسٹر آرنلڈ رافل، پاکستان کے سربراہ جناب جنرل محمد ضیاء، پاکستان کے دو لفٹننٹ جنرل، تین میجر جنرل، پانچ بریگیڈیئر، ایک کرنل، ایک اسکواڈرن لیڈر سمیت ۱۳۷ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔

حادثہ کی وجوہات کیا ہیں؟ اعلیٰ پیمانہ پر تحقیقات جاری ہے اور اس سلسلے میں امریکہ نے پاکستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون اور سی، آئی، اے کے ذریعہ تحقیقات میں مدد دینے کی پیش کش کی ہے۔

اس بھیانک حادثہ اور بین الاقوامی سازش کے پیچھے کون ذمہ دار ہو، حقیقت ہے کہ صدر ضیاء الحق اب اس دنیا میں نہیں رہے۔

صدر ضیاء الحق مرحوم ۱۲ اگست ۱۹۲۳ء میں پنجاب کے مشہور شہر جالندھر میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دہرہ دون کے دون اسکول میں ابتدائی تعلیم کے بعد سینٹ اسٹیفن کالج دہلی میں داخلہ لیا جہاں قبلہ جناب پروفیسر مولانا سعید احمد اکبرآبادی مرحوم سابق مدیر "برہان" سے بھی مرحوم موصوف کو استفادہ کا موقع ملا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جنرل ضیاء حضرت اکبرآبادی سے تمام زندگی بے حد متاثر رہے۔ ۱۹۴۶ء میں دہرہ دون کی رائل ملٹری اکیڈمی سے فراغت کے بعد فوج میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۷۶ء تک وہ ایک جونیئر افسر تھے جنرل ٹکا خان

[illegible] صدر بھٹو نے ان کو جنرل بنا دیا۔ ۱۹۷۶ء میں جنرل ضیاء بھٹو کا تختہ [illegible] پاکستان ہو گئے۔ ۱۹۷۷ء میں اقتدار سنبھالنے کے بعد چیف مارشل لاء [illegible] کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ستمبر ۱۹۷۸ء میں مرحوم باضابطہ پاکستان کے صدر بنے۔ ۱۹۸۵ء میں مرحوم نے ریفرنڈم کرایا جس کا نتیجہ ان کے حق میں نکلا اور اس کے بعد انھوں نے پھر ملک کے منتخب سربراہ کی حیثیت سے صدر کے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ اس دوران انھوں نے جو بھی اقدامات اٹھائے وہ اپنے نقطۂ نظر کے اعتبار سے پاکستانی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے۔ [illegible] پاکستان کے سب سے بڑے اور ذمہ دار عہدے پر فائز رہ کر انھوں نے ثابت کر دکھایا کہ وہ ایک اعلیٰ درجے کے سیاست داں، ہوش مند قائد اور مدبر و منتظم بھی ہیں جنھوں نے اپنی انفرادیت، خودی اور تشخص کو ہر حال میں قائم رکھا، اور جس کا اعتراف آج مرحوم کی وفات کے بعد ملکی، بین الاقوامی اور عالمی سطح پر کیا جا رہا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

مرحوم کی شہادت کی وجوہات سے قطع نظر جنرل محمد ضیاء الحق کی شخصیت اور عظمت کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ بلاشبہ صدر پاکستان مرحوم برصغیر کی حالیہ سیاسی تاریخ کی اہم ترین شخصیات میں سے تھے۔ پاکستان اور پڑوسی ممالک کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کے لئے ان کی موت ایسا دردناک سانحہ ہے جس کے اثرات طویل مدت تک محسوس کئے جائیں گے۔

یہ بات اپنی جگہ سو فیصد درست ہے کہ ان کی موت کا حادثہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں اتنا ہی اہم موڑ ثابت ہوگا جتنا کہ گیارہ سال پیشتر ۱۹۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کرنا تھا۔ اندرونی و بیرونی مخالفت و مزاحمت اور پاکستان میں متحارب قوتوں کی اقتدار کے لئے رسہ کشی اور سازشوں کے باوجود مرحوم صدر ایک طویل عرصے تک بڑی شان اور وقار کے ساتھ برسرِ اقتدار رہے، اور ان کے دور میں اقتصادی، انتظامی اور سیاسی اعتبار سے پاکستان کے استحکام کے لئے زبردست

[illegible] یں اور اب سے بین الاقوامی برادری میں ایک [illegible]
صدر ضیاء نے پڑوسی ممالک خاص طور پر ہندوستان کے ساتھ [illegible]
خیرسگالی کے تعلقات رفتہ رفتہ معمول پر لانے کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا سے
تعلقات اور معاملات میں بھی صدر مرحوم نے مناسب، موزوں اور متوازن حکمت عملی
(STRATEGY) اپنائی تھی

وہ اگرچہ بعض توسیع پسند اور طاقت ور ملکوں کے لئے ہمیشہ ان کی راہ میں ایک رکاوٹ رہے۔ ان ممالک کی اندرونی سازشوں اور مخالفتوں کے باوجود کامیابی اور استقلال کے ساتھ ملکی نظم ونسق سنبھالتے رہے۔ پاکستان کی تاریخ میں اتنا طویل دور حکومت کسی اور حکمران کو نصیب نہیں ہوا۔ اقتدار کی اس طویل مدت میں ان کے کٹڑ سے کٹڑ سیاسی مخالفین بھی ان کی دیانت وامانت یا ذاتی نوعیت کے کسی معاملہ میں ان کا نام کبھی ملوث نہیں کرسکے۔ اپنے قریب ترین عزیزو اقارب اور دوستوں کو بے جا مراعات یا مالی منفعت پہونچائی ہو۔ جالندھر (پنجاب) میں پیدا ہونے والے اس پیشہ ور سپاہی اور مجاہد کے لئے پاکستان جغرافیائی وطن نہیں بن سکتا تھا پاکستان مرحوم کے لئے "ایک نظریاتی وطن تھا" مرحوم ضیاء کی ذاتی زندگی میں اخلاص اور پاکیزگی اور عوامی زندگی میں فرض شناسی اور دیانت داری کا اعتراف دوست دشمن سب کو رہا۔ یہ اسی "آئیڈیل ازم" کا نتیجہ تھا کہ پاکستان کو ایک تاریخی ورثہ، ایک نظریہ، ایک فلاحی ریاست اور مثالی مملکت اور نظریات کی بنیاد پر قبول کیا جانے والا وطن سمجھتے تھے۔

جنرل ضیاء مرحوم کے گیارہ سال پر محیط دور اقتدار کا تجزیہ فی الوقت ممکن نہیں ہے۔ مرحوم نے ملک کے سیاسی اور انتظامی ڈھانچے میں جو مثبت، تعمیری اصلاحات کیں، ان کی فہرست بہت لمبی ہے۔

اسلام کو بحیثیت ایک نظام (SISTAM) اور پاکستان میں اسلامی شریعت

[illegible] کو مسلم [illegible] متحدہ ملک بنانے میں جنرل ضیاء الحق ذاتی طور پر بڑے مخلص تھے اور پوری طرح سرگرداں تھے اور اس تعلق سے وہاں جو کچھ بہتری نظر آرہی ہے وہ مرحوم کی [illegible] کوششوں ہی کا نتیجہ ہے۔ نئی حکومت "اسلامی شریعت کے نفاذ" کے تعلق سے کیا رویہ اپناتی ہے ابھی یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ صدر مرحوم کی ہلاکت کے پیش نظر فی الحال پورے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی گئی ہے اور عام لوگوں کے بنیادی حقوق معطل اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

اسی طرح مسلم ممالک سے روابط اور تعلقات میں صدر ضیاء کے دور میں قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے۔ مسلم سربراہ کانفرنس میں صدر مرحوم نے خصوصی مقام حاصل کیا۔ وہ امن کمیٹی کے چیئرمین (Chairman) تھے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کمیٹی کے سربراہ مقرر ہوئے۔ مصر کو دوبارہ کانفرنس کا رکن بنانے کا ذریعہ بنے اور اس سے تعلقات استوار بنانے میں کامیاب ہوئے۔ اسلامی سربراہ کانفرنس کے سکریٹری جنرل کے عہدے پر پاکستان کا نمائندہ منتخب کیا گیا۔ پاکستان غیر جانبدار تحریک کا رکن بنا۔ افغانستان کے مسئلہ کا باوقار اور پرامن حل افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے معاملہ میں بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری اور جرأت مندانہ موقف نے صدر مرحوم کو ایک یادگار اور بلند وقار عطا کیا۔ پاکستان نے ۳۰ لاکھ افغان مہاجرین کو پناہ دے کر اور ان کی بنیادی ضروریات زندگی مہیا کر کے جو عظیم انسانی کارنامہ انجام دیا ہے اسے دنیا بھر میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اقوام متحدہ میں اس کی پیش کردہ قرار دادوں پر ۱۲۳ ممالک نے حمایت میں ووٹ ڈالے جو مسلم اور غیر مسلم دنیا اور متعدد اشتراکی ممالک کی جانب سے اظہار اعتماد کا ایک شاندار اور قابل فخر ریکارڈ ہے اور یہ بات بلا خوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ آج کا پاکستان دنیا کی نظروں میں کل کے پاکستان سے بہت بلند مقام پر فائز ہے۔

پاکستان کے سیاسی افق سے صدر ضیاء کے اچانک غائب ہوجانے سے پاکستان کے سامنے کوئی اہم ترین [illegible] اور فی الحقیقت پاکستان مسائل اور آزمائشوں سے دوچار ہو گیا ہے۔ صدر ضیاء کی ہلاکت سے طاقتوں کا ہر توازن انتشار زدہ ہوا ہے۔ سیاست کی وہ ساری بساط الٹ گئی ہے

[illegible] ہمیشہ درپیش ہوگا کہ ایک سال قبل [illegible]
[illegible] ایک سیاست [illegible]
[illegible] دنیا میں سیاست کا رخ بدل گیا ہے [illegible]
[illegible] تعلقات نے بڑے [illegible] کی سیاست [illegible]
[illegible] ضرورت تھی......

بہرحال مرحوم کی المناک فضائی حادثے میں شہادت سے ایک ایسے دور کا خاتمہ ہوگیا ہے جس کو مستقبل کا مورخ کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کر سکتا۔ چونکہ صدر مرحوم ایک جہانی [illegible] اور [illegible] کے حضور پہنچ چکے ہیں اور شریعت اسلامی کے اعتبار سے ایک مسلمان جب کسی ناگہانی حادثہ کا شکار ہو کر مرتا ہے تو اس کو "شہادت حکمی" کا عظیم رتبہ ملتا ہے۔ اس معنی کر صدر ضیاء کی موت ایک شہید کی موت ہے اور بعد محشر میں شہید سے کوئی پوچھ گچھ نہیں۔ بارگاہ خداوندی میں ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم اور ان کے رفقاء کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیں ان کے درجات بلند فرمائیں، اپنے دیدار سے نوازیں۔ ورثہ اور خاندان، ہم سب کو اور پاکستانی عوام کو اس حادثہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی توفیق و ہمت دیں۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ پاکستان کے موجودہ حاکموں کو پورے عزم اور یکجہتی کے ساتھ حالات میں سدھار لانے کی توفیق دے اور پاکستانی قیادت اور باشعور عوام جلد از جلد اس خلا کو پر کر سکیں جو صدر مرحوم کے اٹھ جانے کے بعد پیدا ہوا ہے۔ دراصل ایک متحد، مضبوط، پائدار اور اندرونی اعتبار سے مستحکم پاکستان سے ہی ہندوستان اور برصغیر کے لوگوں کا وسیع تر مفاد وابستہ ہے!!!